ہمارے بال بچے اور ہمارا خاندان، اللہ تعالی کا عظیم عطیہ ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ، الْمُعْطِي بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ**)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ارحم الراحمین نے اپنے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو اس سے اس طرح دعا کرتے ہیں :(**رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ**)[2]. اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا یعنی اللہ جَلّ جَلالُہ کے مقرب بندے رحمت وعنایت کرنے والے خالق سے دیندار آل واولاد عطا کرنے کی دعا کرتے ہیں اور پائیدار فیملی کا سوال کرتے ہیں ایسی آل واولاد کہ

(١) البقرة : ٢٨١ .
(٢) الفرقان : ٧٤.

عبادت ودینداری میں اور مخلوق کے ساتھ احسان وکرم میں لوگ جن کی اقتدا کریں بلاشبہ نیک اور صالح بچوں سے والدین کو روحانی سکون اور قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے اور ایسے بچے اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں درحقیقت ایک صالح گھرانہ آدمی کی زندگی میں اللہ تعالی کی قیمتی نعمت ہے باری تعالی نے سیدنا ایوب عَلَيْهِ السَّلَامُ کو یہ نعمت عطا فرمائی تھی چنانچہ ارشاد ہے:(وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ)[1]. اور ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطا کیا اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی تاکہ ان پر ہماری رحمت ہو اور عقل والوں کیلئے ایک یادگار نصیحت ہو، تفسیر بغوی کے مطابق اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے ان کو بیوی اور بچے عطا فرما کر ان کے ساتھ کرم کیا[2] تاکہ صالح آل واولاد کی برکت سے ان کو اجتماعیت اور استحکام حاصل ہو اور ان کے دل کو سکون اور طبیعت کو اطمینان نصیب ہو دراصل ایک وفاشعار بیوی فیملی کی سعادت اور کامیابی کی بنیاد ہوتی ہے بیوی اللہ تعالی کا عظیم الشان عطیہ اور ایک محبوب نعمت ہے خدائے عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اس کی قدردانی کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور ان کو اس کی یاد دہانی کرائی ہے[3] چنانچہ ارشاد فرمایا (وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

---

(١) ص : ٤٣.
(٢) تفسير البغوي : (٣/٣١٠).
(٣) تفسير ابن كثير :(٦/٣٠٩).

أَزْوَاجًا)[1]. اور اللہ تعالی نے تم ہی میں سے تمھارے لئے بیویاں بنائیں تفسیر رازی کے مطابق ہماری بیویوں کا وجود ہمارے لئے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے [2] بیوی کی بدولت فیملی تشکیل پاتی ہے اور زندگی کا نظام مرتب اور مستحکم رہتا ہے ایک ذمہ دار زوجہ دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت کرتی ہے اپنی فیملی کو سعادت اور کامیابی سے مالا مال کرتی ہے حقیقت تو یہ ہیکہ قدردانوں کیلئے وفاشعار بیوی عظیم نعمت ہے اور اس کی اہمیت وضرورت کا شعور رکھنے والوں کیلئے وہ ایک قیمتی خزانہ ہے چنانچہ ایک بار نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ نے حضرت مُعاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: «يَا مُعَاذُ، قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِينِكَ؛ خَيْرُ مَا اكْتَنَزَ النَّاسُ»[3]. اے مُعاذ! شکر کرنے والا دل، ذِکر کرنے والی زبان اور دین ودنیا کے معاملات میں تمھارا ساتھ دینے والی بیوی یہ ساری نعمتیں لوگوں کیلئے سب سے بہتر اور قیمتی خزانہ ہیں، بیوی جیسی نعمت کے شکر کا تقاضا ہیکہ ہم اس کی قربانیوں کی قدر کریں اس کے ساتھ عزت ووفاداری کا معاملہ کریں اور باری تعالی کے فرمان کے مطابق

---

(١) النحل : ٧٢.
(٢) تفسير الرازي : (٢٥/٩١).
(٣) شعب الإيمان : (٦/٢٤٧).

اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں :(وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ)[1]. اور ان کے ساتھ بھلے انداز میں زندگی بسر کرو پس ضروری ہیکہ ہم اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ الفت و محبت کا اظہار کریں اور ان کی مشکلات کو شفقت اور پیار سے حل کریں گھریلو ماحول میں الفت و محبت کی بہت زیادہ ضرورت اور اہمیت ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:«إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا، أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ»[2]. اللہ تعالی جب کسی گھر کے لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے درمیان محبت اور نرمی پیدا فرمادیتا ہے، اس سلسلے میں ہم نبی کریم صاحبِ خلق عظیم ﷺ کی سچی پیروی کریں اور زندگی کے معاملات میں اپنی زوجہ کا تعاون کریں گھریلو ذمہ داریاں پوری کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں اور اس کے ساتھ پاکیزہ اخلاق سے پیش آئیں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:«خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِكُمْ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي»[3]. وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو (اسی کے ساتھ فرمایا) اور میں اپنی بیویوں کیلئے تم میں سب سے اچھا ہوں،

---

(١) النساء : ١٩.

(٢) أحمد : ٢٤٤٢٧.

(٣) الترمذي :٣٨٩٥ ، وابن ماجه : ١٩٧٧.

اہل وعیال کی قدر کرنے والو! بلاشبہ ہماری آل واولاد بیٹے بیٹیاں اور پوتے پوتیاں ہمارے گھر کی سعادت کی بنیاد اور انسیت کا سامان ہیں بچے دنیاوی زندگی کی زینت اور مستقبل کے معمار ہیں بچے اپنے والدین کے دل کے ٹکڑے ہوتے ہیں یقیناً ہمارے بیٹے اور بیٹیاں اللہ تعالی کی عظیم نعمت اور قیمتی عطیہ ہیں،:(لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ)[1]. سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے، لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے:«إِنَّ أَوْلَادَكُمْ هِبَةُ اللَّهِ لَكُمْ»[2]. تمھاری اولاد تمھارے لئے اللہ تعالی کا عطیہ ہے سیدنا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کو اولاد کی قدر وقیمت کا شعور تھا اور دینی ودنیاوی ضرورت میں اولاد کی اہمیت کا احساس تھا اسی لئے انھوں نے باری تعالی سے دعا کی تھی:(رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ)[3]. اے میرے رب! مجھ کو ایک ایسا بیٹا عطا فرمادے جو نیک لوگوں میں سے ہو باری تعالی نے اپنے خلیل کی دعا قبول فرمائی اور ان کو آل واولاد عطا کیا چنانچہ اللہ رب العزت جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے:(وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

---

(١) الشورى : ٤٩ .
(٢) الحاكم : ٣١٢٣ ، والسنن الكبرى : ١٦١٦٢.
(٣) الصافات : ١٠٠.

وَيَعْقُوبَ)[1]. اور ہم نے اُنہیں اسحٰق اور یعقوب کو عطا کیا ایسے ہی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو چپکے سے پکارتا تھا اور صالح بیٹے کی یوں دعا کی تھی: (قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا* وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا)[2]. انہوں نے عرض کیا اے میرے رب میری ہڈیاں (ضعیف العمری کے باعث) کمزور ہوگئیں اور میرے سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی ہے اور اے میرے رب (اس سے پہلے کبھی میں) آپ سے مانگ کر ناکام نہیں رہا ہوں اور میں اپنے بعد رشتہ داروں (کی طرف سے) اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے سو مجھکو خاص اپنے پاس سے ایک وارث (بیٹا) عطا فرمادے یعنی ایسا بیٹا جو اپنے اخلاق وکردار میں تیرا فرمانبردار ہو اور اپنے اعمال وافعال میں نیک اور صالح ہو[3] بہر حال نیک فرزند اور صالح بیٹا اللہ تعالی کا انتہائی عظیم عطیہ ہے کیونکہ نیک بیٹا اللہ تعالی کا اطاعت گُذار ہوتا ہے اپنے والدین اور گھر والوں کا سہارا ہوتا ہے اور اپنے وطن اور معاشرے کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہوتا ہے اسی لئے علمائے کرام اور سلف صالحین اس شخص کو مبارکباد دیتے جس کے یہاں بچے کی پیدائش ہوتی نیز اس کو اس نعمت پر شکر ادا کرنے کی ترغیب

---

(١) العنكبوت : ٢٧.
(٢) مريم : ٤ – ٥.
(٣) تفسير القرطبي : ١١/٨٢.

دیتے اور اس سے یوں کہتے: اس عطیہ میں اللہ تعالی تم کو برکت دے، عطا کرنے والے مالک کا شکر ادا کرنے کی تم کو توفیق ملے، بچہ اپنی بھرپور جوانی اور قوت کو پہونچے اور تم کو اس کی نیکی اور لیاقت کا فائدہ حاصل ہو[1] پس ضروری ہیکہ اس نعمت کی قدر کی جائے اور اس اس پر باری تعالی کا خوب شکر ادا کیا جائے جیسا کہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے عرض کیا تھا:(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ)[2]. تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمعیل اور اسحق (جیسے بیٹے) عطا کیے بیشک میرا رب خوب دعائیں سننے والا ہے، اس نعمت کے شکر کا تقاضا ہیکہ ہم اپنے بچوں کی اچھی پرورش کریں ان کو شفقت و محبت دیں اور ان کی پاکیزہ تربیت کریں ہمارے بچے اللہ کی امانت ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری ہم پر لازم ہے نبیٔ کریم ﷺ نے ہمیں اس ذمہ داری کو ادا کر نیکی کی تاکید فرمائی ہے:«الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[3]. مرد اپنے اہل وعیال کا نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ گچھ ہوگی ، اسی طرح والدین پر ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی سعادت اور نیکی کیلئے

---

(١) الأذكار للنووي :٨٥٣.

(٢) إبراهيم : ٣٩.

(٣) متفق عليه واللفظ للبخاري.

دعاکرتے رہاکریں اللہ کی اطاعت پر جمنے کی اور نماز کی پابندی کاسوال کرتے رہاکریں نیز باری تعالی سے بچوں کی صحت وخیریت اورامن وعافیت کی دعاکرتے رہاکریں تاکہ ان کو پوری زندگی اللہ کافضل وکرم اوراس کی رحمت وعنایت حاصل ہوجیساکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعاکی تھی:(رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ)(١). اے میرے رب مجھکوبھی نماز کاخاص اہتمام کرنے والارکھ اورمیری اولاد میں سے بھی بعضوں کواوراے ہمارے رب میری یہ دعاقبول فرمالے،الحاصل اولاد اور بیٹے اوربیٹیاں ہماری خوشی کاسامان اورزندگی کی زینت ہیں

آل واولاد کی نعمت کا شعور رکھنے والو! بلاشبہ بچوں کے بعد بھائیوں اور بہنوں کا وجود انسان کیلئے اللہ کی عظیم نعمت ہے مخلص بھائی بہن ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں غم کے موقع پرایک دوسرے کی پُشت پناہی کرتے ہیں اور زندگی کے معاملات حل کرنے میں باہم تعاون کرتے ہیں اللہ جَلَّ جَلالُہٗ نے حضرت موسی علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام جیسا بھائی عطاکیاتھا تاکہ وہ سیدنا موسی علیہ السلام کی پُشت پناہی کریں اورذمہ داریاں اداکرنے میں ان کاتعاون کریں چنانچہ باری تعالی کاارشاد ہے:(وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا)(٢). اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی

---

(١) متفق عليه واللفظ للبخاري.

(٢) مريم : ٥٣.

ہارون کو نبی بنا کر انہیں (ایک مددگار) عطا کیا۔ برادرانہ حقوق کا تقاضا ہیکہ ایک بھائی اپنے بھائیوں اور بہنوں سے سلام وکلام کا سلسلہ نہ توڑے اور ان سے خیریت دریافت کرنے کا سلسلہ ہرگز منقطع نہ کرے بلکہ ان کے حالات کی خبر رکھے ان کی مصیبت اور پریشانی کو ختم کرنے کی کوشش کرے غم کے موقعہ پر ان کی ہمت بڑھائے اور ان کو تسلی دے اور تمام احوال میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کا بھرپور تعاون کرے یااللہ یا کریم ہماری آل واولاد میں خیر وبرکت عطا فرما ہماری فیملی اور ہمارے کنبے پر سعات ونیک بختی کو قائم ودائم رکھ اور ہم اپنے خاص بندوں میں شامل فرما*** فَاللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ذُرِّيَّاتِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ عَلَى بُيُوتِنَا وَأُسَرِنَا، ووَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! اللہ تعالی کی تمام نعمتیں اس دنیا میں ہمارے لئے اس کا عطیہ اور عنایت ہیں ان نعمتوں کے تئیں ہمارے اعمال کے اعتبار سے آخرت میں ہمیں بدلہ ملے گا حضرت حَسَن بَصري رحمہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بندے کو جتنی بھی نعمتیں عطا کی ہیں سب میں بندے پر ایک حق اور ایک ذمہ داری ہے[1] پس جس کو بھی اللہ تعالی نے فیملی اور اولاد عطا کی ہے اس کو اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنی فیملی کی اجتماعیت کی حفاظت کرنی چاہیے اور اس کی سعادت اور خوشحالی کیلئے محنت کرنی چاہیے اور اس بات کا شعور رکھنا چاہیے کہ اس کی فیملی اور بال بچوں کی سعادت مندی اللہ تعالی کا عظیم عطیہ ہے پس گھر کے سربراہ اور شوہر میں اپنی فیملی کے اتحاد و استحکام کا جذبہ ہونا چاہیے اور اس کی سعادت اور نیک بختی کیلئے قربانی دینی چاہیے اسی طرح بیوی کو فیملی کے لوگوں کے درمیان تعلق مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے سب کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ کرنا چاہیے بچوں کی ہمت

---

(١) أدب الدنيا والدين (ص: ١١٥).

افزائی کرنی چاہیے اور ان کی بہترین پرورش اور پاکیزہ تربیت کرنی چاہیے، ہمارے بیٹے اور بیٹیاں گھر کی نیکنامی اور خوشی کی بنیاد ہیں لہذا بچوں پر ضروری ہیکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں اپنی تعلیم پر اور اپنی ذمہ داریوں پر بھرپور توجہ دیں ایسے ہی بھائیوں اور بہنوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور باہم تعلق وتعاون کا سلسلہ رکھنا چاہیے اس طرح فیملی اور خاندان کی خوشحالی اور استحکام میں اضافہ ہوگا اور معاشرتی تعلق اور سماجی رشتہ مضبوط ہوگا آخر میں بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الٰہ العٰلمین ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات کو خوشگوار بنادے اور آپس میں اتحاد واتفاق اور الفت ومحبت پیدا فرمادے *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ فَقَالَ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ، يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةْ بْنْ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ

وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.